مدح سیدۂ عالمؑ

حسان الہند مولانا سید کامل حسین نقوی کامل جائسی

گو ابھی بزم سیہ کاراں ہے صبح خندہ زن
رات ہوجائے جو صبح حشر کی پھوٹے کرن

وہ سیہ اعمال جو تاریک مرقد سے ہوا — وہ سیہ افعال جیسے کلفت دار محن
اب نہ سرکے گی نقاب آفتاب حشر بھی — ہے مرا بخت سیہ عالم پہ یوں سایہ فگن
دور کالا پڑ گیا ہے میری دودِ آہ سے — آئینہ دار سیہ بختی جو ہے چرخ کہن
بزم اختر کیا ہے سب خال رخ منحوس ہیں — یوں سیہ ہیں جس طرح سے چشم آہوئے ختن
ماہ کیا ہے اک جلی روٹی تنور چرخ کی — مہر کیا ہے علت سودا کا جسے ممتحن

حالت افسردگی میں بھی وہی ہے بانکپن
جل کے بھی اینٹھی ہوئی ہے میری قسمت کی رسن

روشنی ہے بھی تو کب ہوتا ہے کوئی مستفیض — شمع تربت بن گئی ہے میری شمع انجمن
ٹھوکروں پر ٹھوکریں ہیں الجھنوں کا ذکر کیا — کتنی ناہموار نکلی زلف قسمت کی رسن
تیرگی کا پڑ گیا چشم جنوں پر بھی اثر — خندۂ زنگی کا منظر ہے کہ خاک پیرہن
قافلے والوں کی رسی نے نکالا چاہ ہے — قسمت یوسف سنورنے میں مساعد تھی رسن
رشتۂ الفت میں جتنی سختیاں ہیں سہل ہیں — کتنے آساں ہوگئے ہیں معنی دار و رسن
بس اسی صورت میں ممکن ہے مرا بخت سیاہ — تیرگی میں کھینچ لائے مہر تاباں کی کرن
آسرا پائے ہوئے ہے دل کسی کے نور کا — میں نہ بدلوں اپنی تاریکی سے شمع انجمن
مہر دہر افروز سے روشن نہ ہوگا یہ نصیب — ہاں مگر روشن کرے مہر ولائے پنجتنؑ

ہے ولادت کی خوشی میں ایک عالم خندہ زن
ہنس رہے ہیں آج میرے ساتھ جنت کے چمن

روشنیٔ مدح صدیقہؑ میں اتنا زور ہے — بجھ رہی ہے آج ہر محفل کی شمع انجمن